REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

یوم ۔ یکشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱ ؍

۱۵ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۹ اخاء ۱۳۲۸ ہش	۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۳۱

اپنے قلوب میں ایمان اور محبت الٰہی کی آگ روشن کرو۔

ہمیں ایسے روشن دماغوں کی ضرورت ہے جو یورپ کو علوم سکھانے کی صلاحیت رکھتے ہوں

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے طلباء سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

لاہور ۸ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلبائے تعلیم الاسلام کالج لاہور سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اپنے قلوب میں محبت الٰہی اور ایمان کی آگ روشن کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا اور حقیقی تعلق پیدا کرو۔ یہی وہ بنیادی چیز ہے۔ جو تمہارے اندر محنت قربانی۔ وقت کی قدر۔ عقل کی بلندی ارادوں کی وسعت غرض تمام اعلیٰ صفات پیدا کر سکتی ہے۔ حضور نے یہ تقریر آج صبح دس بجے تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں طلباء و اساتذہ کے ایک اجتماع میں ارشاد فرمائی:۔

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد کالج کے پرنسپل صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے نے کالج کے متعلق مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں قادیان سے لاہور آنے اور یہاں پر کالج کے قیام کے سلسلے میں مشکلات کے مختلف مراحل کا ذکر کرتے ہوئے کالج کے موجودہ حالات اور اس سال کے خوشکن نتائج کا ذکر کیا گیا تھا۔ نیز پیش آمدہ مشکلات کے سلسلہ میں حضور کی خدمت میں راہنمائی اور دعا کے لئے عرض کیا گیا تھا۔ حضور نے باوجود علالت طبع کے طلباء سے خطاب فرمایا۔ اور نہایت دردمندی سے انہیں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا آپ اب عمر کے ایسے حصہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ جبکہ [illegible] کا احساس دل میں پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن آپ کو محسوس ہونا چاہیئے کہ آپ ایک ایسی قوم کے نوجوان ہیں جن کے سپرد اللہ تعالیٰ نے نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کا کام سونپا ہے۔ یہ اتنا بڑا پروگرام ہے کہ دنیا کا بڑے سے بڑا پروگرام بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ پروگرام تبھی پورا ہو سکتا ہے۔ جبکہ تمہارے قلوب میں ایمان اور محبت الٰہی کی آگ روشن ہو جائے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا اور حقیقی تعلق پیدا کر لو۔ یہی وہ بنیادی چیز ہے۔ جو تمہارے اندر محبت قربانی۔ وقت کی قدر عقل کی بلندی۔ ارادوں کی وسعت غرض تمام اعلیٰ صفات پیدا کر سکتی ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

پاکستان نے فوجی سامان کی کمی پوری کر لی ہے

کراچی ۸ اکتوبر۔ پاکستان کے فوجی ترجمان نے ایک بیان میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ تقسیم کے وقت پاکستان کو جو فوجی نقصان پہونچا تھا۔ اور جو کمیاں فوجی سامان کے متعلق پیدا ہو گئی تھیں وہ کمیاں پوری ہو گئی ہیں۔ اور اس کی تکمیل ہو گئی ہے۔ پاکستان نے بہت سا فوجی سامان یورپین ممالک اور امریکہ سے خرید کیا ہے۔ جس میں دوسرے سامان کے علاوہ ٹینک وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اور لاسلکی اور تار کا سامان بھی شامل ہے۔ اور ایسا ضروری سامان بھی شامل ہے۔ جس کی فوجی چھاؤنیوں کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ یہ سامان خریدنے کا کام آرڈیننس ڈپو سرانجام دے رہا ہے۔ جو فوج کی تمام ضروریات مہیا کرتا ہے۔

کوئٹہ سے زاہدان تک ریل کا سفر

لاہور ۸ اکتوبر۔ تعلقات عامہ این ڈبلیو آر کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ایک تمام درجوں والی ٹرین ہر منگل کو کوئٹہ سے زاہدان اور ہر جمعہ کو زاہدان سے کوئٹہ کو چلتی ہے۔ علاوہ ازیں نارتھ ویسٹرن ریلوے کا محکمہ درخواست پر مغربی پاکستان کے ہر مقام سے زاہدان تک کے لئے ہر درجہ پر مشتمل ریزرو ٹرین بھی مہیا کرے گی۔ جو بڑی بڑی زائرین کی پارٹیوں کو بغیر تبدیلی زاہدان پہنچائے گی۔

حسن ابدال ریلوے سٹیشن پر قیام

لاہور ۸ اکتوبر۔ این۔ ڈبلیو۔ آر کے محکمہ تعلقات عامہ کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ پریس کے ایک حلقہ میں حال میں شکایت کی گئی تھی کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے ۱ اپ اور ۲ ڈاؤن پاکستان میل کے قیام حسن ابدال کو منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ شکایت سراسر غلط ہے۔ نئے وقت نامہ کے رو سے جو یکم اکتوبر سے جاری ہوا ہے۔ مذکورہ گاڑیاں مذکورہ اسٹیشن پر قیام کرتی ہیں۔

سترہ نرسوں کا گروپ لندن جا رہا ہے

کراچی ۸ اکتوبر۔ سترہ نرسوں کا پہلا گروپ لندن روانہ ہو گیا ہے۔ یہ نرسیں وہاں پر تیمارداری اور بچوں کی فلاح و بہبود کے کاموں کی تربیت حاصل کریں گی امید ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد نرسوں کا ایک اور گروپ آسٹریلیا بھیجا جائے گا۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی علالت

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی علالت کے متعلق تحریر فرماتی ہیں آج بھی عزیزی عبد اللہ خان کو بخار اور سینہ پر اثر بدستور رہے۔ ابھی کوئی فرق نہیں پڑا۔ ضعف بہت رہے۔ مہربانی سے تمام احباب اور صحابہ صاحبان دردِ دل سے دعا فرما کر ممنون کریں۔ لمبی علالت میں بار بار مزید بیماری کے جھٹکے بہت کمزور کر دیتے ہیں۔ مبارکہ بیگم

کشمیر میں بین الاقوامی فوج کی نگرانی میں استصواب رائے ہو

اخبار مانچسٹر گارڈین کی تجویز

لنڈن ۸ اکتوبر۔ لنڈن کے اخبار مانچسٹر گارڈین نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ کشمیر میں استصواب رائے کی نگرانی کے لئے ایک بین الاقوامی فوج مقرر کرنی چاہیئے۔ اگر یہ فوج نگرانی کرے۔ تو اس صورت میں ہندوستانی اور پاکستانی فوج کو ریاستی حدود سے نکال دینا چاہیئے۔ تاکہ صحیح معنوں میں غیر جانبدارانہ طور پر رائے شماری ہو سکے۔

مسٹر ابراہیم کی وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات

کراچی ۸ اکتوبر۔ سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ نے آج ڈاکٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت مسٹر محمد علی سیکرٹری جنرل حکومت پاکستان اور مسٹر گورمانی بھی موجود تھے گفتگو کی تفصیلات کا علم نہیں ہو سکا۔

دھات کی قیمتوں میں اضافہ

لنڈن ۸ اکتوبر۔ سپلائی کی وزارت نے پونڈ کی قیمت گرنے کے بعد سیسہ جست۔ تانبہ اور المونیم کی قیمتوں میں ۳۰ فیصدی اضافہ کا اعلان کر دیا ہے۔ توقع ہے کہ جن برآمد ہونے والی برطانوی اشیاء میں یہ دھاتیں استعمال کی گئی ہونگی۔ ان کی قیمت میں اضافہ ہو جائے گا۔ نئی قیمتیں یہ ہیں۔ تانبہ ۱۰۷½ پونڈ کی بجائے ۱۴۰ پونڈ فی ٹن سیسہ ۸۷½ پونڈ کے بجائے ۱۲۲ پونڈ جست ۶۳½ پونڈ کی بجائے ۸۷½ پونڈ۔ المونیم ۹۳ پونڈ کے بجائے ۱۱۲ پونڈ (اشار)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

عید الاضحیہ کیوں منائی جاتی ہے؟

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ابراہیمی پیشگوئی کا شاندار ظہور

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی مولوی فاضل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو خطبہ عید میں جو کچھ فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ یہ عید جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے عید الاضحیہ کہلاتی ہے اور عید الاضحیہ کا لفظ جب بولا جاتا ہے تو اس کے دو ہی معنے ہوا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ عید جو قربانی کے نتیجہ میں منائی جاتی ہے اور دوسرے وہ عید جس کے نتیجہ میں قربانی کی جاتی ہے۔ گویا یہ عید دونوں قسم کی حیثیتیں اپنے اندر رکھتی ہے۔

یہ عید اس یادگار کو قائم رکھنے کے لئے ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اگر اپنے بیٹے کی قربانی کی تو اس سے ہمیں کیا تعلق۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے زمانہ میں ایک لمبا فاصلہ ہے اور اب تک اس بات کو تازہ رکھنا کوئی معقول بات نہیں کہلا سکتی۔ دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہم سے ایمان میں بہرحال زیادہ تھے اس لئے یہ خیال بھی درست نہیں ہو سکتا کہ ہم آج اس لئے خوشی مناتے ہیں کہ شکر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم ڈگمگائے نہیں اور وہ قربانی میں پورے اترے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں کیا کم تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم قربانی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سبقت لے گئے تھے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کی وجہ سے ہم عید نہیں مناتے۔ پھر اس عید کی وجہ کیا ہے؟

اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہم بائیبل کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ بائیبل میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کا یہ عظیم الشان نمونہ دکھایا کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے تو اللہ تعالےٰ نے کہا اے ابراہیم دیکھ میں تیری ذریت کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دوں گا۔ اور اسے اتنا بڑھاؤں گا کہ آسمان کے ستارے گنے جا سکیں گے لیکن تیری نسل نہیں گنی جا سکے گی۔ پھیلنے کے معنے غلبہ یا بمنزلہ غلبہ کے ہوتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کو یہ غلبہ تب میسر آیا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے تمام دنیا کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ آپ عرب جیسے کمزور ترین ملک میں ایک کمزور ترین انسان تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس ملک میں غلبہ عطا فرمایا اور پھر آپ کے لائے ہوئے دین کی دوسری قوموں میں تبلیغ ہوئی۔ یہاں تک کہ اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل گیا اور کروڑ در کروڑ لوگ اس کے حلقہ بگوش ہوئے۔ آج مسلمان عید الاضحیہ مناتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی پیش کی بلکہ یہ شہادت ہوتی ہے اس بات کی کہ آج سے چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو کلام نازل ہوا تھا وہ محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پورا ہو گیا۔ اب ابراہیمی نسل درحقیقت وہ لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور جو نسل اس قدر پھیلی کہ اب اس کا گننا محال ہے۔ پس ہم یہ عید اس لئے مناتے ہیں تا دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ آج سے چار ہزار سال قبل کا نازل شدہ کلام الٰہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پورا ہوا اور ہم اس کے زندہ گواہ ہیں۔

پھر جہاں یہ عید منا کر ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں وہاں یہ عید اس طرف بھی اشارہ کرتی ہے کہ ہم تبلیغ کے ذریعہ ابراہیمی نسل کو اور بھی بڑھائیں۔ جتنی جتنی ہم تبلیغ کریں گے اور جتنے جتنے مقامات پر اسلام پھیلے گا اتنی ہی شاندار رنگ میں یہ پیشگوئی پوری ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ابراہیم کہا گیا ہے جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ پیشگوئی آپ کے ذریعہ اور بھی شاندار طور پر پوری ہونے والی ہے

پس جب ہم اس عید کے لئے جمع ہوتے ہیں تو اس لئے جمع ہوتے ہیں تا اس نشان کا اظہار ہو جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پورا ہوا اور ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ کوشش کریں کہ اس جہان میں سوائے ابراہیمی نسل کے اور کوئی باقی نہ رہے اور یہ نشان پہلے سے بھی زیادہ شان سے ظاہر ہو۔

درخواست دعاء

میرے چھوٹے بھائی عزیز شیخ احمد محمود صاحب لنڈن ہسپتال میں سنگ گردہ کے اپریشن کے لئے داخل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے بذریعہ تار درخواست دعا کی ہے احباب کرام ان کی شفایابی کے لئے دعاء فرمائیں۔

شیخ عبید اللہ جو مبو جیت لاہور

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضور نے کالج کے وقار کو بلند کرنے اور کالج کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے بعض اہم تجاویز طلباء کے سامنے رکھیں اور کالج کے مفاد کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی تحریک کی اور فرمایا۔ یہ خیال کر لینا ایک حماقت کی بات ہے کہ قربانی کا معیار کسی جگہ جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ جس طرح علم ہمیشہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح محنت اور قربانی بھی غیر محدود چیزیں ہیں۔ پس آپ کو غیر محدود طور پر محنت اور قربانی کی عادت ڈالنی چاہئیے۔ یاد رکھو جو محنت اور قربانی کی حد بندی کرتا ہے وہ کبھی دنیا میں بڑا کام نہیں کر سکتا اور نہ وہ ایک زندہ قوم کا کامیاب فرد بن سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہمیں صرف تمہارے اچھے نتائج مطمئن نہیں کر سکتے۔ ہمیں تمہارے پاک دل اور روشن دماغوں کی ضرورت ہے۔ ایسا دل جس میں محبت الٰہی کی آگ روشن ہو اور ایسے دماغ جو کنوئیں کے مینڈک اور صرف یورپ کے خوشہ چین نہ ہوں بلکہ قرآن کریم پر تدبر کر کے اور اس کے نتیجہ میں خود سے نئے علوم پیدا کرنے اور یورپ کو سکھانے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ (مفصل تقریر انشاء اللہ بعد میں شائع کی جائے گی)

تقریر سے قبل حضور نے کالج کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔

شعبہ طبیعات کی عمل گاہ میں فزکس کے پروفیسر جناب میاں عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ ایس۔ سی کے کمرہ میں بعض آلات کا چالو حالت میں معائنہ فرمایا اور ان میں سے condensers کے متعلق دریافت فرمایا کہ عام ضروریات میں یہ کس کام آتے ہیں۔ جس پر حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ عموماً ریڈیو کی تعمیر میں کام آتے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ یہ تو ایک ریڈیو انجنیئر کے کام آنے والی چیز ہے عام آدمی کے کام نہیں آتی۔

اس کے بعد حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا درس و تدریس کے ساتھ ساتھ پروفیسر اور طلباء مل کر کوئی تحقیقاتی کام بھی کرتے ہیں۔ اس پر حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ فی الحال ایسا کوئی انتظام نہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ہمارا کام صرف دوسروں کی دریافت کی ہوئی باتوں کو یاد کرنا اور یاد کرا دینا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہم کو نئی باتیں اور نئی چیزیں دریافت کرنی چاہئیں اور ایسا لٹریچر منگوا کر اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے جس میں دنیائے سائنس کی حل طلب اور دقیق باتوں کا ذکر ہو اور ان کے متعلق ہم کو باقاعدہ تحقیق کرنی چاہئیے۔ اور پروفیسروں کو چاہیئے کہ وہ اس کام میں طلباء کو اپنے ساتھ ملائیں۔ تا کہ ہم صرف دوسروں کی پیروی کرنے والے نہ بنے رہیں۔

اس کے بعد حضور نے اس شعبہ کے کارکنان کے متعلق بعض امور دریافت فرمائے اور ایک خوردبین کا کچھ دیر معائنہ فرمایا۔ اور اس کو استعمال کر کے دیکھا اور پھر شعبہ کیمیا کی عمل گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

جماعتہائے ضلع سیالکوٹ کی مالی کانفرنس

پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال صاحبان جملہ انجمن ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی خدمت میں گذارش ہے کہ جیسا کہ انکو پہلے بذریعہ ایک عریضہ مطلع کیا جا چکا ہے کہ ایک مالی کانفرنس بروز سوموار مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء بوقت ۹ بجے صبح جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں ہو گی۔ ناظر صاحب بیت المال اس کی صدارت فرمائیں گے آپ مہربانی کر کے اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ اپنا تجویز شدہ بجٹ سال رواں اپنے ہمراہ لائیں اور جو چندہ اسوقت تک مرکز میں ارسال کر چکے ہوں اس کی تفصیل بھی ہمراہ لائیں۔

آپ مہربانی کر کے اپنی جماعت سے یہ بھی مشورہ کر کے آئیں کہ شہر سیالکوٹ میں لیکچر گاہ کی تعمیر کے اخراجات میں کیا حصہ لیں گے۔ خرچ کے تخمینہ سے پہلے آپ کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ امراء صاحبان ضلع سیالکوٹ اپنے اپنے حلقہ امارت میں پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال صاحبان کو اس کانفرنس میں شامل ہونیکی خود بھی ہدایت کر دیں۔ خاکسار قاسم الدین

امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

ربوہ کی مسجد کے سنگ بنیاد پر جہلم میں دعاء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز پیر عین ساڑھے پانچ بجے مسجد ربوہ کی بنیاد رکھنے کے وقت پر قرآن مجید کی وہ آیات جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت تلاوت فرمائی تھیں بلند آواز سے تین دفعہ تلاوت کی گئیں۔ اور دوستوں کو کہا گیا کہ وہ بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جائیں۔ پھر ان کا ترجمہ دوستوں کو بتایا گیا۔ اس کے بعد ۲۰ منٹ تک دعا خاموشی کے ساتھ نہایت خشوع خضوع سے کی گئی۔ اور اس کے بعد فوراً تعمیر مسجد کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی۔ مبلغ /۲۲۶ روپیہ کے وعدہ جات ہوئے جن میں سے /۱۵ روپیہ کی رقم نقد وصول ہو گئی۔ اور امید ہے انشاء اللہ تعالےٰ جماعت شہر جہلم کی طرف سے مبلغ /۵۰ روپیہ کی رقم برائے تعمیر مسجد پیش کی جائے گی۔

خاکسار سید زمان شاہ امیر جماعت احمدیہ شہر جہلم

روزنامہ الفضل لاہور 122
مورخہ ۹ر اکتوبر ۱۹۴۹ء

مصری وزیر تعلیم کا اقدام

مصر کے وزیر تعلیم نے حال ہی میں مصری طالبات پر جو مغربی ممالک میں تعلیم کے لئے جاتی ہیں۔ پابندی لگائی ہے۔ کہ سوائے برطانیہ کے جہاں مصری طالبات کی نگہداشت کا انتظام خاطر خواہ ہے۔ کسی دوسرے یورپی ملک میں اپنے طور پر نہ جائیں۔ اسکی فوری وجہ یہ ہوئی ہے۔ کہ دو مصری لڑکیوں ایک نے فرانس اور دوسری نے سوئٹزرلینڈ میں اپنے خاندانوں سے مشورہ کئے بغیر شادیاں کرلی ہیں۔ چنانچہ وزیر تعلیم کے حکم سے چھ لڑکیوں کو جو اٹلی میں کھیلوں میں حصہ لینے کے لئے جارہی تھیں۔ روک لیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور لڑکی جو امریکہ تعلیم کے لئے جارہی تھی۔ روک لی گئی ہے۔ مصر کے وزیر تعلیم نے لڑکیوں کے سکولوں میں رقص وغیرہ پر بھی پابندی لگادی ہے۔ ان پابندیوں کی وجہ سے مصر کے بعض ترقی پسند حلقے بہت تلملا رہے ہیں۔ ایک محترمہ تو اتنی ناراض ہیں۔ کہ انہوں نے کہہ دیا ہے۔ کہ وزیر تعلیم کے اس اقدام نے مصری عورتوں کو ازمنہ وسطیٰ کی جہالت کی طرف ہانک دیا ہے گویا آپ کے خیال میں جو ظلم ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں عورتوں پر ہوتا تھا۔ وہی ظلم اب ان پابندیوں کی وجہ سے مصری عورتوں پر ہوگا۔

یاد رہے کہ یورپ میں ازمنہ وسطیٰ کا عہد تاریک ترین عہد سمجھا جاتا ہے۔ یہ زمانہ یورپ کی انتہائی جہالت کا زمانہ تھا۔ عورتیں تو الگ رہیں۔ مرد بھی تعلیم سے کورے رہتے تھے۔ اگرچہ عورتیں آج کی طرح ہی وہاں بے پردہ پھرتی تھیں۔ مگر ان کی حالت حیوانوں سے بہتر نہیں تھی۔ اس وقت کی عیسائیت کے مطابق عورتوں میں روح کا وجود ہی تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ اور وہ گائے بکری کی طرح رکھی جاتی تھیں۔ لہٰذا اس مصری ترقی پسند محترمہ کے خیال میں مصری عورتوں کو وہ آزادیاں میسر نہ ہوں۔ جو آجکل یورپین ممالک کا طرۂ امتیاز ہیں۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ان کو حیوانی درجہ پر اتارا جارہا ہے۔

مصر نے ٹرکی کی طرح گذشتہ تیس ایک سال میں جس طرح یورپ کی اندھا دھند تقلید کی ہے۔ اس کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے۔ کہ وہاں عورتیں بالکل آزاد ہوگئی ہیں۔ وہ پردہ چھوڑ چھاڑ کر اس طرح بے لگام ہوگئی ہیں۔ جس طرح یورپ کی عورتیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہی ہونا تھا۔ کہ جس طرح یورپ اور امریکہ میں انتہائی آزادی کی وجہ سے خانگی برائیاں پائی جاتی ہیں۔ اسی قسم کی برائیاں ان کے مقلدین میں بھی آجائیں۔ یورپ کی دنیاوی ترقیاں دیکھ کر ان مسلمان اقوام کے دانشمندوں نے اپنی ترقی کا راز بھی اسی میں سمجھا۔ کہ بلا سوچے سمجھے یورپ کی ہر بات میں تقلید کی جائے۔ چنانچہ ٹرکی میں تو تلوار کی نوک پر عورتوں کو گھروں سے باہر نکال کر انہی اشغال میں مشغول کردیا گیا۔ جو یورپ میں رواج پذیر تھے۔ ٹرکی کی دیکھا دیکھی دوسرے عرب ممالک خاصکر مصر نے بھی وہی طور و طریق اختیار کرلئے۔ اور اب جب اس کے نتائج نظر آنے لگے ہیں تو ان کو ہوش آنے لگا ہے۔

اسلام ہی ایک ایسا دین ہے۔ جس نے پہلے پہل عورت کو مرد کے مساوی درجہ دیا ہے۔ اور اسکی انفرادیت کو قائم کیا ہے۔ اسلام سے پہلے عورت کو انسان ہی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسکی کوئی جداگانہ ہستی تسلیم نہیں کی جاتی تھی۔ اسکو محض مرد کا ایک کھلونا سمجھا جاتا تھا۔ اس کے کوئی قانونی حقوق نہیں تھے۔ یہانتک کہ شادی کے بعد اس کا اپنا نام بھی قانوناً مٹ جاتا تھا۔ اور وہ صرف اپنے خاوند کے نام ہی سے پکاری جاسکتی تھی۔ جسکی نشانی اب بھی عیسائیوں میں موجود ہے۔ وہ اپنے نام پر کوئی جائیداد نہیں رکھ سکتی تھی۔ وراثت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا تھا۔ اسلام ہی نے پہلے پہل عورت کو ہر طرح کے حقوق مرد کے مساوی دئیے۔ اور اسکو بھی انسان کا درجہ عطا کیا۔ اس کا ثبوت اب بھی مل سکتا ہے۔ تمام غیر مسلم ممالک کی قانون سازی کی تاریخ اس پر شاہد ہے۔ جتنے بھی حقوق آج تک عورتوں نے ان ممالک میں حاصل کئے ہیں۔ ان حقوق سے بہت زیادہ اب بھی اسلام کے رو سے عورتوں کو حاصل ہیں۔

پھر اسلام ہی ایک ایسا دین ہے۔ جس نے سب سے پہلے عوامی تعلیم کے لئے راستہ صاف کیا۔ اسلام سے پہلے تعلیم چند خواص کا اجارہ سمجھا جاتا تھا۔ پادری اور برہمن تو مذہبی تعلیم کو صرف اپنا حصہ سمجھتے تھے۔ اور عوام کو جاہل رکھنا ان کے دین میں داخل تھا۔ ازمنہ وسطیٰ میں نہ صرف یورپ میں بلکہ تمام غیر اسلامی ممالک پر جہالت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ہندوستان میں شودروں کے لئے تو وید مقدس کا سننا بھی جرم تھا۔ اگر بھولے سے کوئی منتر ان کے کان میں پڑ جاتا۔ تو حکم تھا۔ کہ سکہ پگھلا کر ان کے کانوں میں بھر دیا جائے۔ تقریباً یہی حال یورپ میں تھا۔ انجیل کا پڑھنا پڑھانا سخت سزا کا مستوجب سمجھا جاتا تھا۔

اس کے برخلاف اسلام کی الکتاب قرآن کریم میں تعلیم و تعلم کی نہایت اعلیٰ شان بیان کی گئی ہے۔ اور پھر اسلام کے مقدس رہنمائے اول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم کو اتنا ضروری سمجھا ہے۔ کہ جنگ بدر کے قیدیوں کا فدیہ یہ بھی مقرر کیا گیا تھا کہ وہ کچھ مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو زمانہ یورپ میں انتہائی تاریکی کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں اسلامی ممالک علوم و فنون کے گہوارے بنے ہوئے تھے۔ اور یورپ میں احیائے علوم کی تحریک انہی علمائے یورپ نے شروع کی تھی۔ جنہوں نے اسلامی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی تھی۔ پھر تعلیم و تعلم صرف مردوں تک محدود نہیں تھا۔ بلکہ اس سنہری عہد کی تاریخ ایسی مسلمان عالمہ خواتین کے ناموں سے بھی مزین ہے جو علوم و فنون میں مردوں کے دوش بدوش تھیں۔

کتنی حیرت ہے۔ کہ آج مسلمانوں کو عورتوں کی تعلیم و تربیت اور نسوانی حقوق اور ان کی آزادی کے بارے میں رجعت پسند سمجھا جاتا ہے۔ اور جب ایک اسلامی ملک کا وزیر تعلیم نہایت دانشمندی سے ان آزادیوں پر پابندیاں عائد کرتا ہے۔ جو حقیقی تعلیم و تعلم کو روکنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس بے راہ روی کو روکنے کے لئے لگائی گئی ہیں۔ جو نہ صرف ننگِ اسلام ہے۔ بلکہ ننگِ انسانیت بھی ہیں۔ اور جن سے اب خود یورپ اور امریکہ بھی نالاں ہے۔ تو ان پابندیوں کے خلاف احتجاج کیا جاتا ہے۔

یورپ یا امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے مسلمان لڑکیوں کا جانا بذاتِ خود بری چیز نہیں ہے۔ اور مصر کے وزیر تعلیم کی دانست میں بھی ایسا نہیں ہے۔ چنانچہ برطانیہ کی استثناء اس بات کو واضح کرتی ہے۔ چونکہ برطانیہ میں مصری عورتوں کی نگہداشت کا انتظام خاطر خواہ موجود ہے۔ اس لئے وہاں جانا ممنوع نہیں قرار دیا گیا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اگر دوسرے ممالک میں بھی ایسے انتظامات ہو جائیں۔ تو ان کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ آپ کی پابندی عورتوں کی آزادی یا تعلیم پر نہیں ہے۔ بلکہ ان مادر پدر آزادیوں پر ہے۔ جو آجکل مادہ پرست لامذہب امریکہ اور یورپ میں عورتوں کو حاصل ہیں۔ اور جن کو دیکھ کر مسلمان مشرقی عورت کا اپنے محلِ وقار سے پھسل جانا سہل ہے۔

پاکستان میں بھی اب بہت سے ترقی پسند ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو شاید مصری وزیر کی ان پابندیوں کو عورتوں کے حقوق پر حملہ خیال کریں گے۔ کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہاں بھی ترقی پسند عنصر مسلمانوں کو ترکی مصر اور ایران کی تقلید پر اکسا رہا ہے۔ خاصکر پردے کا سخت مخالف ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ یورپ کی نیم عریانی اور بے پردگی کو قوم کی بہبودی کے لئے کیوں ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کو عورتوں کی تعلیم و تربیت بلکہ صحت کے ساتھ بھی کیا تعلق ہے؟ محض یورپ کی تقلید تو کوئی خوبی نہیں ہے۔ یہ نام نہاد ترقی پسند مسلمانوں پر رجعت پسندی کا الزام بغیر سوچے سمجھے لگاتے ہیں۔ اور پردے کے خلاف ان کا واویلا محض جذباتی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمیں تو آج تک ایک بھی معقول دلیل ان کے حق میں نظر نہیں آئی۔ جو لوگ ٹرکی اور مصر وغیرہ اسلامی ممالک کے حوالے دے دے کر عوام کو بے پردگی کی تلقین کرتے ہیں۔ ان کے لئے مصر کے وزیر تعلیم کا انتباہ کافی ہونا چاہیئے۔ مصر نے ان کے نسخہ کو آزما کر دیکھ لیا ہے۔ اور اسکو اپنی گھریلو زندگی کے لئے سخت خطرہ محسوس کیا ہے۔ مصری وزیر تعلیم نے جو پابندیاں عائد کی ہیں۔ وہ محض چند لڑکیوں کے یورپ جانے کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ اس کے پیچھے ضرور وہ خطرہ عظیم ہے۔ جو مغربی آزادیوں کی وجہ سے مصری سوسائٹی کو لگ چکا ہے۔ اور جس کو اب اس اسلامی ملک کے غور و خوض کرنے والے لوگ بے طرح محسوس کرنے لگے ہیں۔

لجنہ اماءاللہ جڑانوالہ کا یوم تبلیغ

۲۴ر ستمبر کو ایک عام اجلاس لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ زیر صدارت بیگم صاحبہ چودھری دوست محمد خاں ایم۔ اے مرحوم منعقد کرکے ایک تبلیغی وفد جو خاکسار سیکرٹری صدر صاحبہ اور چند دوسری معزز بہنوں پر مشتمل تھا۔ مرتب کیا گیا۔ ۲۵ر ستمبر کو ۹ بجے صبح یہ وفد تبلیغ کے لئے روانہ ہوا۔ شام کے چھ بجے تک کئی ایک معزز گھرانوں میں پیغام حق پہنچایا۔

جناب تحصیلدار صاحب آبادکاری۔ نائب تحصیلدار صاحب مال اور شمیم ہسپتال وغیرہ میں تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ دستکاری سکول کی معلمہ کے خاندان کو بھی تبلیغ کی گئی۔

عام موضوع وفات مسیحؑ اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل تھا۔ لڑکیوں نے نظم "اک نہ اک دن پیش ہوگا" کئی جگہ پڑھی۔ جس کا بہت اثر ہوا۔ چند گھرانوں کی مستورات نے حیاتِ مسیح سے صاف انکار کردیا۔ اور پیغام حق کو خوب غور اور شوق سے سنا۔ اور بڑے اخلاق سے پیش آئیں۔ جزاہم اللہ۔ چند مستورات کو انفرادی طور پر بھی تبلیغ کی گئی۔

سیکرٹری لجنہ اماءاللہ جڑانوالہ۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ "الفضل" خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

مسجدِ ربوہ کا سنگِ بنیاد

اور

اِس تقریب کا عقبی منظر

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رتن باغ لاہور

الفضل ۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں مسجد ربوہ کے سنگِ بنیاد کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ایسے موقعے قوموں کی تاریخ میں خاص موقعے ہوا کرتے ہیں اور اور ان کی تاریخ کو محفوظ رکھنا قومی زندگی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے یہ امر باعث خوشی ہے کہ الفضل نے اس موقعہ پر اپنا خصوصی نمائندہ بھجوا کر اس مبارک تقریب کی رپورٹ الفضل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ کہ جس رنگ میں یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں اس تقریب کی اصل روح کو نمایاں کرنے کی بجائے لفاظی سے زیادہ کام لیا گیا ہے۔ بے شک لفظی حُسن کو ملحوظ رکھنا بھی ایک حد تک ضروری اور مناسب ہوتا ہے۔ اور قرآن شریف نے اسے بدرجۂ احسن ملحوظ رکھا ہے۔ لیکن الفاظ کی جھاڑی میں الجھ کر اصل روح کی طرف سے غافل ہو جانا ہرگز کوئی خوبی کی بات نہیں سمجھی جا سکتی۔ الفضل کی اس رپورٹ سے میرے دل پر یہی اثر پڑا ہے کہ رپورٹ لکھنے والے صاحب نے (جو بھی وہ ہوں) غالباً لفظوں کا انتخاب پہلے کیا ہے۔ اور معانی کو ان کے بعد رکھا ہے گویا لفظوں کا انجن آگے آگے چلا ہے اور معانی کی گاڑی اس کے پیچھے گھسٹتی آئی ہے۔ دینی تحریرات میں یہ اسلوب یقیناً پسندیدہ نہیں اور ضروری ہے کہ اصل توجہ واقعہ کی روح کی طرف دی جائے۔ اور اس روح کو اتنا نمایاں کر کے ابھارا جائے۔ کہ ہر پڑھنے والے کے دل و دماغ پر پہلا اثر روح کے حسن کا پڑے اور الفاظ کا حسن صرف ایک ضمنی بات سمجھی جائے۔ یہی ہمارے قرآن کریم کا انداز ہے اور یہی ہمارے اہل قلم دوستوں کے لئے بہترین اسوہ ہونا چاہیئے۔

خیر یہ تو محض ایک ضمنی بات تھی۔ جو برسبیل تذکرہ عرض کر دی گئی۔ اصل بات جو میں اس موقعہ پر کہنا چاہتا ہوں وہ اس تقریب کے عقبی منظر سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے الفضل میں اعلان کیا تھا۔ اس موقعہ پر حضور کا منشاء یہ تھا کہ حضور ۳ اکتوبر یعنی ۹ ذوالحجہ کی تاریخ کو جو دو شنبہ کا دن تھا عصر کی نماز کے بعد ربوہ میں مسجد کی بنیاد رکھیں۔ تو اس وقت جماعت کے دوسرے دوست بھی اپنی اپنی جگہ دعاؤں میں وقت گزاریں تاکہ جماعت کے بڑے سے بڑے حصہ کی مجموعی دعائیں خدا کے زیادہ سے زیادہ فضلوں اور زیادہ سے زیادہ رحمت اور زیادہ سے زیادہ برکت کی جاذب ہو سکیں۔ اس کے مطابق مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے مختلف جماعتوں کو اخباری اعلان کے علاوہ انفرادی تاروں کے ذریعہ بھی اطلاع دی گئی تھی۔ ان تاروں کے نتیجہ میں بعض جماعتوں کے نمائندے تو ربوہ پہنچ گئے۔ اور خود موقعہ پر شریک ہوئے۔ لیکن اکثر احباب اپنی اپنی جگہ ہی دعا کا انتظام کر کے روحانی اور معنوی شرکت کے وارث بنے۔ اور ان میں سے بعض یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مصداق بھی قرار پائے ہوں گے۔ جو آپ نے اپنے ایک دینی سفر کے دوران میں اپنے ہمسفر صحابہ سے فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا۔

”تم اس وقت کوئی قدم نہیں اٹھاتے اور کوئی وادی طے نہیں کرتے مگر مدینہ میں بعض ٹھہرے ہوئے لوگ تمہارے ثواب کے ساتھ برابر کے شریک ہوتے چلے جاتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ دینی خدمت کے لئے قدم تو ہمارا اٹھ رہا ہے۔ اور ثواب میں مدینہ کے لوگ بھی شریک ہو رہے ہیں۔ جو نہ اپنے گھر سے نکلے اور نہ ان کے قدم سفر کی گرد سے آلودہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نے اس موقعہ کو پایا لیکن جن لوگوں کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ وہ ایسے لوگ ہیں۔ جو تمہاری طرح دل میں خواہش رکھتے تھے۔ کہ اس سفر میں شریک ہوں مگر انہیں کسی معذوری نے جو ان کے بس کی نہیں تھی روک دیا۔ پس وہ اپنی نیک خواہش اور دلی جذبہ کی وجہ سے اس ثواب میں برابر کے شریک ہیں؟“

پس جہاں اس تقریب میں عملاً شامل ہونے والے دوستوں نے ثواب اور برکت سے حصہ پایا۔ وہاں میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کو اس موقعہ کی شرکت کی خواہش تھی لیکن وہ کسی معذوری کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکے اور اپنی اپنی جگہ پر دعاؤں میں مصروف رہے۔ وہ بھی خدا کے فضل سے ثواب سے محروم نہیں رہے۔ بلکہ ہمارے آقا کے فرمان کے مطابق اسی ثواب کے مستحق بنے جو موقعہ کی شرکت والوں نے حاصل کیا۔

مجھے جب الفضل کے اعلان کے ذریعہ اس بات کا علم ہوا۔ تو میں نے سب سے اول تو قادیان تار بھجوایا اور وہاں کے دوستوں کو اطلاع دی کہ حج والے دن ساڑھے پانچ بجے شام کو ربوہ میں مسجد کی بنیاد رکھی جائے گی۔ آپ لوگ اپنی جگہ اس وقت دعا کا انتظام کر کے اس روحانی تقریب میں معنوی شرکت اختیار کریں اور تار کے علاوہ مزید احتیاط کے طور پر قادیان فون بھی کروایا اور اس بات کی تسلی کر لی۔ کہ میرا پیغام اہل قادیان کو پہنچ گیا ہے۔ اور انہوں نے اسے اچھی طرح سمجھ بھی لیا ہے۔ اس کے بعد میں نے رتن باغ اور جودھامل بلڈنگ لاہور میں ٹھہرے ہوئے عزیزوں اور دوستوں کو انفرادی طور پر اطلاع دی۔ کہ وہ بھی اس وقت اپنی جگہ دعاؤں میں مصروف رہ کر اس مبارک تقریب میں شرکت اختیار کریں۔ اس فرض کی ادائیگی کے بعد میں نے کوشش کی کہ اگر کسی ایسی سواری کا انتظام ہو جائے۔ جو مجھے اس تقریب کی شمولیت کے لئے ربوہ لے جائے۔ اور پھر رات کو لاہور واپس پہنچا دے تو میں اس سے فائدہ اٹھاؤں مگر افسوس ہے کہ خواہش اور کوشش کے باوجود اس کا انتظام نہیں ہو سکا۔ گو بعد میں مجھے پتہ لگا کہ لاہور سے چار پرائیویٹ موٹریں اس تقریب کی شمولیت کے خیال سے ربوہ گئی تھیں۔ لیکن نہ تو مجھے ہی وقت پر اطلاع ہوئی۔ اور نہ ہی غالباً ان دوستوں کو معلوم ہو سکا۔ کہ میرے دل میں بھی اس شمولیت کی خواہش ہے۔ اور اس طرح یہ موقعہ ہاتھ سے نکل گیا

مگر حق یہ ہے کہ میرے رحیم و کریم خدا نے اس کمی کو اپنے فضل سے کافی حد تک پورا فرما دیا۔ اور وہ اس طرح کہ عصر کی نماز کے بعد میں رتن باغ کے بالائی صحن میں چلا گیا اور وہاں غروب آفتاب کے بعد تک علیحدگی میں دعا کرتا رہا۔ اور خدا نے اپنے فضل سے اس وقت دعا کے لئے کیفیت بھی بہت اچھی پیدا کر دی۔ کیونکہ اس وقت میرے دل میں یہ احساس تھا۔ کہ یہ حج کا دن ہے جب کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی روحیں مکہ کے مبارک اور مقدس مقامات کی طرف جھک رہی ہیں۔ اور پھر یہ وقت بھی وہ ہے۔ جو حج کے مناسک میں عرفات کے وقوف کا وقت کہلاتا ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حج کا مرکزی نقطہ قرار دیا ہے۔ جس طرح نماز کی ہر رکعت کا مرکزی نقطہ رکوع کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ کہ جس نے عرفات کے وقوف کا وقت پا لیا۔ اس نے گویا مکمل حج پا لیا۔ اس میدان میں حاجی لوگ عصر کی نماز کے بعد سے لیکر مغرب کی نماز کے وقت تک ذوالحجہ کی ۹ تاریخ کو کھڑے ہو کر دعا کرتے ہیں اور یہ کھڑے ہونا ہی وقوف کہلاتا ہے۔ خدا کے حضور خاص دعائیں کرتے ہیں۔ پس میرے دل میں ایک طرف تو یہ تصور تھا۔ کہ یہ وہ دن اور یہ وہ وقت ہے جبکہ خدا کے رستہ میں نکلنے والے حاجی عرفات کے میدان میں وقوف کر کے خدا کے حضور اپنی عبادت کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کے ذریعہ خدا کے فضلوں اور رحمتوں کے طالب ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف میرے دل میں یہ تصور تھا کہ یہ وہ وقت ہے کہ جب جماعت احمدیہ کے قائمقام مرکز ربوہ میں خلیفۂ وقت اور امام جماعت کے ہاتھوں سے ربوہ کی پہلی اور خاص مسجد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ اس دُہرے تصور نے (مگر حق یہ ہے۔ کہ خدا کے فضل نے) اس وقت دعا کی ایسی توفیق عطا کی۔ جو صرف خاص موقعوں پر ہی عطا ہوا کرتی ہے

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ و ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

بالآخر میں اس موقعہ پر دوستوں کو اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ربوہ بیشک اس وقت ہمارا مرکز قرار پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے کئی جہتوں سے اپنی برکتوں سے نوازا ہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی نوازے گا لیکن ربوہ کا تصور اور ربوہ کا اکرام ہمیں اپنے دائمی اور ابدی مرکز کی طرف سے غافل نہیں کر سکتا۔ جو قادیان کے وجود میں خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے مقدر کر رکھا ہے۔ جماعت کا دائمی مرکز صرف قادیان ہے۔ اور قادیان ہی رہے گا۔ اور ہمیں اپنی دعاؤں اور اپنی کوششوں اور اپنی توجہات میں قادیان کو اور اس کی واپسی کے سوال کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے بہت سے لوگ وقتی ماحول کے تصور میں کھوئے جا کر ابدی باتوں کو بھلا دیا کرتے ہیں۔ اسی لئے جب مدینہ کی ہجرت ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہشیار کرنے کے لئے فرمایا کہ:۔

ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام۔ وانہ للحق من ربک۔ وما اللہ بغافل عما تعملون۔ ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ لئلا یکون للناس علیکم حجۃ الا الذین ظلموا منھم۔ فلا تخشوھم واخشونی۔ ولاتم نعمتی علیکم ولعلکم تھتدون

”یعنی اے رسول تم اسلام کی ترقی اور استحکام کے لئے جو تدبیر بھی اختیار کرو اور جس سفر پر بھی نکلو ہمیشہ اپنی توجہ کا مرکزی نقطہ مسجد حرام یعنی مکہ کے واپس حاصل کرنے کو رکھو۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک دائمی صداقت ہے۔ جسے ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اور یاد رکھو کہ اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ ہاں! ہاں!! جس سفر پر بھی تم نکلو اپنی توجہ کا مرکز ہمیشہ مسجد حرام کو رکھو اور تمہارے ساتھ دوسرے مسلمان بھی اسی کو اپنی توجہ کا مرکزی نقطہ بنائیں۔ تاکہ تمہارے خلاف لوگوں کو اعتراض باقی نہ رہے کہ انہوں نے اپنے مذہبی مرکز کو کھو دیا ہے۔ باقی ظالم لوگ تو بہرحال اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں۔ پس تم ان لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میری خشیت کا جذبہ اپنے دل میں رکھو اور میں اس ذریعہ سے اپنی نعمت تم پر پوری کرنا چاہتا ہوں تاکہ تم ترقی کے سیدھے رستہ کو پا لو۔“

(اگلا صفحہ دیکھو)

پس ضروری ہے کہ قادیان کا دائمی مرکز ہمیشہ ہماری آنکھوں کے سامنے رہے اور اسے واپس حاصل کرنے کے متعلق ہماری جدوجہد اس وقت تک قائم رہے کہ جب خدا کا یہ ارشاد پورا ہو کہ

ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد بلکہ قادیان کا سوال تو اس جہت سے اور بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ مکہ واپس حاصل کرنے کے حکم کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کی ہجرت دائمی ہجرت تھی جس کے بعد آپ نے یا آپ کے خلفاء نے مکہ میں واپس جا کر آباد نہیں ہونا تھا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ فتح مکہ کے بعد بھی آنحضرت صلعم مدینہ میں ہی ٹھہرے رہے اور مدینہ میں ہی دفن ہوئے اور مدینہ ہی خلفاء راشدین کا دار الخلافہ رہا۔ لیکن اس کے مقابل پر قادیان نہ صرف خدا کے فضل سے واپس ہوگا۔ بلکہ وہ جماعت کا اور ساری دنیا کی جماعت کا دائمی مرکز بھی رہے گا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں کہ:-

"قادیان خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا یعنی سلسلہ کی انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے کیونکہ خدا نے اُسے برکت دی ہے"

پس لاریب اس وقت ربوہ ہمارا مرکز ہے اور اس وقتی مرکزیت کے نتیجہ میں اسے یقیناً خاص برکت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ اور قادیان کی بحالی کے بعد بھی وہ ایک جزوی اور مقامی مرکز رہے گا۔ مگر ہمارا ابدی اور عالمگیر مرکز بہرحال قادیان ہے۔ اور اس کے حصول کی طرف ہماری روحیں خدا کے فضل و رحمت کی طالب ہو کر جھکی رہنی چاہئیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار مرزا بشیر احمد
رتن باغ لاہور ۷ / ۱۰ / ۴۹

یوم التبلیغ کی تقریب پر تبلیغ احمدیت

(۱) سیکرٹری صاحب تبلیغ انجمن احمدیہ جہلم شہر تحریر کرتے ہیں۔ کہ ۲۵ ستمبر کو احباب کو ٹولیوں میں تقسیم کرکے مختلف اطراف میں تبلیغ کیلئے بھیجا گیا۔ شہر میں معزز اور سنجیدہ آدمیوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

۲۔ ریلوے اسٹیشن پر گاڑی کے ہر ڈبہ میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

۳۔ گرجا میں جا کر عیسائیوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ (۴) بعض دوستوں نے غیر احمدیوں کو گھر میں چائے کی دعوت دے کر تبلیغ کی۔ (۵) بعض دوستوں نے اڑھائی تین گھنٹے زبانی تبلیغ کی (۲) سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ لائل پور لکھتے ہیں۔ کہ ۲۵ ستمبر کو لائل پور کی جماعت نے سرگرمی سے یوم التبلیغ منایا چھ صد ٹریکٹ مختلف عنوانوں کے تقسیم کئے گئے۔ تقریباً ایک ہزار آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

(۱) ۲۵ ستمبر کو لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ نے زیر قیادت صدر محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری دوست محمد خان صاحب مرحوم یوم التبلیغ منایا اور صبح ۹ بجے سے شام کے ۶ بجے تک کئی ایک معزز گھرانوں میں پیغام حق پہنچایا تحصیلدار صاحب آبادکاری اور نائب تحصیلدار صاحب مال اور شمیم ہسپتال میں تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ دستکاری اسکول کی معلمہ کے خاندان کو بھی تبلیغ کی گئی۔

چند گھرانوں کی مستورات نے حیات مسیح سے صاف انکار کر دیا۔ اور پیغام حق کو بڑے غور اور شوق سے سنا۔ اور بہت اخلاق سے پیش آئیں۔ چند مستورات کو انفرادی طور پر بھی تبلیغ کی گئی۔

کرامت اللہ صاحب انبالوی پریذیڈنٹ سلانوالی ضلع سرگودھا لکھتے ہیں کہ ۲۵ ستمبر کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ ۵۰ ٹریکٹ خواندہ صاحبان کو پڑھنے کے لئے دیئے گئے۔ ۲۰۰ سے زیادہ لوگوں کو پیغام حق پہنچایا وفات مسیح اور اجرائے نبوت پر زیادہ گفتگو ہوئی۔

(۳) قریشی محمد حنیف صاحب لوکل مبلغ شیخوپورہ لکھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ شیخوپورہ نے ۲۵ ستمبر کو یوم التبلیغ منایا۔ تمام احباب نے شہر میں پھر کر تبلیغ کی۔ اور کتب و ٹریکٹ تقسیم کئے۔

(۴) محمد سعد صاحب دیہاتی مبلغ گوہلیکی لکھتے ہیں۔ کہ حسب اعلان ۲۵ ستمبر کو جماعت احمدیہ گوہلیکی نے یوم التبلیغ منایا۔ وفود کی صورت میں دوستوں کو ملحقہ گاؤں میں بھیجا گیا۔ ۲۰۰ افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ اور بہت سے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔

(۵) ملک نور احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ محمود آباد جہلم لکھتے ہیں۔ کہ ۲۵ ستمبر کو جماعت احمدیہ محمود آباد کے احباب مختلف اطراف میں تبلیغ کے لئے گئے۔ اور تقریباً ۵۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ بعض تعلیم یافتہ اصحاب نے تبلیغ کو نہایت شوق سے سنا۔ تقریباً ساٹھ اشتہارات اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ مقامی گاؤں میں بھی احباب کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ (مرسلہ نظارت دعوت و تبلیغ)

احمدیت کا نفوذ اور اس کی چند مثالیں

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل)

(۴)

۱۹۳۴ء میں جب قادیان میں احرار کانفرنس ہوئی تو خاکسار بھی اس میں شامل ہوا۔ شوق تھا کہ قادیان کی مشہور مشہور جگہیں دیکھی جائیں چنانچہ فرصت پا کر شہر گیا۔ مسجدیں دیکھیں۔ سکول دیکھے جامعہ احمدیہ کی عمارت دیکھی اور آخر میں بہشتی مقبرہ گیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مزار مبارک پر کھڑا ہوا تو طوفان مخالفت کے وہ تمام نظارے میرے سامنے سے ایک ایک کرکے گذرنے لگے۔ جو اس ہستی کے انقلابی خیالات کی وجہ سے اٹھ رہے تھے۔ اس سے اس شخص کی عظمت کا ایک ہلکا سا تصور ذہن میں منتقش ہوا خیالات دعائیہ حالت میں تبدیل ہو گئے اور عالم تصور میں ہی میں نے اپنے رب کو مخاطب کرکے کہا۔ اے میرے رب! آج جس شخص کی قبر پر میں کھڑا ہوں اس کی بڑائی میں کلام نہیں۔ اپنی زندگی میں پہلی دفعہ مجھے اتنے بڑے شخص کی قبر دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ اگر یہ شخص (نعوذ باللہ) کاذب ہے تب بھی ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کے قاعدہ کے مطابق یہ ایک ایسی قبر ہے جو میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ دیکھی ہے۔ میرے خدا میرے گناہ اس قبر میں سونے والے کے قرب کا باعث نہ بنیں۔ لیکن اے میرے پروردگار اگر واقعی یہ شخص تیرا مامور ہے اور تو نے اسے نبوت کی نعمت سے نواز ا ہے اور ہم اس کے پہچاننے میں غلطی کر رہے ہیں تو پھر بھی یہ ایک ایسی قبر ہے جس پر کھڑے ہونے کا میرے لئے یہ پہلا موقع ہے کیا میرے گناہ اس کی برکات سے مجھے محروم رکھیں گے۔ میرے خدا میں نہیں جانتا کہ حقیقت کیا ہے تو علیم و خبیر ہے۔ تو فضل عمیم کا مالک ہے۔ میں اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں جو حق ہے وہ میرے لئے مقدر کر۔ اور اسے عطا کرنے کی مجھے توفیق عطا کر۔ ان خیالات کے ساتھ میں مزار کی چار دیواری سے باہر آیا۔ دل میں اضطراب تھا اور اسی اضطرابی کیفیت میں ڈوبا کانفرنس کے پنڈال میں آپہنچا۔ دن گذرتے گئے۔ احرار اپنی موت آپ مرنے لگے۔ وہ جو احرار لیڈروں پر اپنی جان نثار کرنا اپنی سعادت سمجھتے تھے وہ اب ان لیڈروں کو غدار اور قوم فروش کہنے میں اپنی اخروی نجات سمجھتے تھے۔ حالات بدل گئے۔ مذہبی سرگرمیاں سرد پڑ گئیں۔ لیکن سمجھ میں یہ بات پھر بھی نہ آتی تھی کہ احمدیت کیسے سچی ہو گئی۔ خاتم النبیین کے بعد نبی کیسے آسکتا ہے مذہبی گفتگوئیں اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکتی تھیں۔ ایک دیوار تھی جس کا گرنا محال نظر آتا تھا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ دوپہر کی چل چلاتی دھوپ میں ایک شخص ٹانگے سے اتر کر شاہجہان ہوٹل (واقع ریلوے روڈ نزد اسلامیہ کالج جس کا خاکسار پروپرائٹر تھا) میں آیا اور آتے ہی بڑی بے تکلفی سے کہنے لگا۔ راوی کے اس طرف سے آرہا ہوں۔ میں نے وہاں بعض لوگوں سے پوچھا تھا کہ لاہور میں مجھے کوئی ایسا ہوٹل بتاؤ جہاں یقینی طور پر خالص دیسی گھی کا کھانا تیار رہتا ہو۔ تو ان لوگوں نے آپ کے ہوٹل کا نام بتایا وہاں سے ٹانگے پر آیا ہوں۔ حسب خواہش کھانا پیش کیا گیا۔ دوپہر کے آرام کی بھی انہیں پیش کش کی گئی۔

وہ صاحب علم و وسعت اور دیندار نظر آتے تھے اس لئے ان سے گفتگو بھی مذہبی انداز پر شروع ہوئی۔ الہام الٰہی کا ذکر چلا تو خاکسار نے کہا اب وہ دن کہاں جب خدا تعالیٰ دعاؤں کے جواب دیا کرتا تھا۔ ان صاحب نے کہا۔ ایسا مت کہو اب بھی خداوند تعالیٰ بولتے ہیں اور اپنے بندوں کی پکار کا جواب دیتے ہیں۔ مجھے ایسے آدمیوں کا علم ہے جو اس زمانہ میں بھی شرف مکالمہ و مخاطبہ سے نوازے گئے ہیں۔ ان کی اس گفتگو کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا اور یکبارگی میرا خیال اس دعا کی طرف چلا گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر عالم تصور میں مانگی گئی تھی۔ میں نے اپنے دل میں کہا مدتیں ہوئیں ایک دعا مانگی تھی مجھے تو جواب نہیں ملا پھر کیسے یقین آئے کہ خداوند تعالیٰ جواب دیتے ہیں۔ پھر خیال آیا شاید ہمارے گناہ جواب میں روک بن گئے ہوں۔ لیکن وہ تو گنہگاروں کو بھی جواب دیتا ہے۔ کم از کم اسلاف کا طرز استدلال تو یہی ظاہر کر رہا ہے۔ بہرکیف یہ دوسرا واقعہ تھا جس نے مجھے احمدیت کی روحانی کشش کے سامنے لا کھڑا کیا۔ اب آہستہ آہستہ مجھے کوئی طاقت کھینچ رہی تھی۔ نامعلوم ان حالات بالکل غیر شعوری انداز میں آنے والا دن جانے والے دن سے زیادہ پر شوق ہوتا۔ آخر ۳۵ء کا جلسہ سالانہ وہ جلسہ مبارک تھا جس میں شمولیت نے سارے شکوک دھو ڈالے۔

یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب؛

جماعت احمدیہ پیرکوٹ کا کامیاب تبلیغی جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ پیرکوٹ تحصیل حافظ آباد کا تبلیغی جلسہ مورخہ ۲۴/۲۵ ستمبر بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوا۔

پہلا اجلاس صبح ۱/۲ ۱۰ بجے سے ایک بجے دوپہر تک زیر صدارت چوہدری ہارون رشید صاحب رئیس حافظ آباد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی نے کی اور نظم رفیق احمد صاحب اور چوہدری اسلم حیات صاحب نے خوش الحانی سے سنائی۔ بعد ازاں پنج ارکان اسلام کی حکمت پر شیخ عبدالقادر صاحب فاضل نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام جماعت احمدیہ کے نقطہ نگاہ کے موضوع پر مولانا ابو البشارت عبدالغفور صاحب فاضل نے روشنی ڈالی۔

دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر کے بعد ۳ بجے سے ۶ بجے شام تک زیر صدارت مولانا محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) منعقد ہوا۔ احمدیت کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے؟ گیانی واحد حسین صاحب اور حالات حاضرہ اور اتحاد بین المسلمین کے موضوع پر مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری پرنسپل جامعۃ احمدیہ نے خوشکن پیرایہ میں تقاریر فرمائیں جس سے احمدی اور غیر احمدی احباب بے حد متاثر ہوئے۔

تیسرا اجلاس رات ۱/۲ ۸ بجے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مولوی دوست محمد صاحب فاضل نے مختصر تقریر کی پھر گیانی واحد حسین صاحب نے اسلام کے عالمگیر اصول کے موضوع پر اپنے دلچسپ انداز میں ایک مفصل تقریر کی۔ جس سے پبلک بہت متاثر ہوئی۔

دوسرے دن پہلا اجلاس صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک شیخ حبیب اللہ صاحب وکیل حافظ آباد کی صدارت میں شروع ہوا۔ اور رفیق احمد صاحب نے درثمین سے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد صداقت احمدیت پر مرزا محمد لطیف صاحب اکبر اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے مختصر تقریریں کیں۔ اس کے بعد چوہدری اسلم حیات صاحب نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مولوی دوست محمد صاحب فاضل نے پیغام احمدیت پر۔ خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی مبلغ حلقہ نے جماعت احمدیہ کی امتیازی حیثیت بمقابلہ دیگر فرقہائے اسلامیہ پر۔ شیخ عبدالقادر صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری اور انذاری پیشگوئیوں پر اور مولانا ابو البشارت عبدالغفور صاحب فاضل نے احمدیت پر کئے گئے اعتراضات کے جواب کے موضوع پر قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی رو سے روشنی ڈالی۔

دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر کے بعد ۳ بجے سے ۱/۲ ۵ بجے شام تک زیر صدارت چوہدری محمد حیات صاحب سفید پوش مانگٹ اونچے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری مبلغ سیرالیون نے ممالک غیر میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام پر۔ مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے احمدیت کے مقابل دیگر تحریکوں کی ناکامی کے موضوع پر لیکچر دیئے۔ بعد ازاں خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد مبلغ حلقہ نے مبلغین اور دیگر احمدی و غیر احمدی احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور بالآخر ہمارا یہ تبلیغی جلسہ دعا پر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ ہذا میں گوجرانوالہ شہر۔ بھلوکے۔ مدن چک۔ کوٹ لالہ۔ ڈھڈی شاہ رحمان۔ ڈھیر انوالی۔ چک چٹھہ۔ جیدکے۔ ٹھٹھہ جوئیاں۔ کوٹ قادر بخش۔ بھون خورد و کلاں۔ ٹھٹھہ کھوکھراں۔ مانگٹ اونچے۔ حافظ آباد۔ پریم کوٹ۔ کولو تارڑ۔ کھوجیانوالہ اور مدرسہ چٹھہ وغیرہ مقامات کے احباب شریک ہوئے۔ جلسہ گاہ میں مستورات کے لئے علیحدہ پردہ کا انتظام تھا۔ نیز لاؤڈ سپیکر اور رہائش و طعام کا بھی تسلی بخش انتظام تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر سی قربانیوں کو قبول فرما کر ہمیں خدمت دین کی آئندہ اس سے بھی بڑھ کر توفیق بخشے۔

وخاکسار:۔ عبدالعزیز سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ)

ناصر آباد میں ایک الوداعی تقریب

حضرت مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے پروفیسر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ کے ربوہ تشریف لے جانے پر مورخہ ۹/۴۹/۲۴ کو جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ نے الوداعی دعوت دی اور جلسہ کیا۔ خاکسار نے حضرت مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے کی خدمت میں جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ جناب مولوی صاحب نے اپنے دور صدارت میں جماعت کی بہت خدمات کیں اور جماعت کی اصلاح کے لئے ہر ممکن کوشش فرمائی باوجود ضعیف العمر اور دائم المرض ہونے کے صبح کی نماز کے وقت لوگوں کے گھروں میں جا کر جگاتے رہے اور اکثر اوقات اذان خود دیتے تھے مسجد میں سب سے پہلے تشریف لے آتے تھے۔ جماعت احمدیہ ناصر آباد کو ان کی جدائی کا بہت

موصوف نے حضرت مولوی صاحب نے ایڈریس کے جواب میں جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور نصائح کے رنگ میں ایک لمبی تقریر فرمائی۔ جناب میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے بھی جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ کیونکہ وہ بھی ربوہ تبدیل ہو کر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد جناب مولوی رحمت علی صاحب نے دعا کرائی۔ اور ۱/۲ ۱۰ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

(خاکسار:۔ نیاز احمد خان سیکرٹری جماعت ناصر آباد اسٹیٹ سندھ)

دفتر داخل کی جانیوالی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا قاعدہ ۵۱ ش الف کے ماتحت داخل دفتر کی گئی ہیں۔ ان میں سے اگر کسی نے وصیت جاری رکھنی ہو تو نئی وصیت کرے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

امیر بیگم صاحبہ زوجہ رشید احمد خانصاحب دار الفضل — ۹۹۷۱
افتخار رسول صاحب کراچی — ۸۴۴۲
چوہدری صالح محمد صاحب سیال کوہ مری — ۶۰۸۲
غلام جیلانی خانصاحب بیگم پور کندھی — ۹۸۷۷
نیازی بیگم صاحبہ زوجہ احمد علی خانصاحب کاٹھگڑھ — ۹۹۰۴
شیخ محمد عثمان صاحب نابھہ اسٹیٹ — ۹۹۶۸
ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر حسین بخش صاحب قادیان — ۸۹۶۷
نذیراں بیگم صاحبہ زوجہ عبدالرحیم خاں صاحب کاٹھگڑھ — ۹۹۰۵
محمد جان صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالمجید خانصاحب کاٹھگڑھ — ۹۸۹۴
محمد علی خانصاحب کاٹھگڑھ — ۹۸۹۲
علی محمد صاحب اڈھے پور نابھہ — ۹۹۸۱
عبدالمجید صاحب سیال بھوڑہ ضلع لاہور — ۹۹۸۵
علی محمد خانصاحب بیگم پوری کندھی — ۹۸۶۶
عبدالرحیم خانصاحب کاٹھگڑھ — ۹۸۶۴
کرم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری فضلدین صاحب گھوال — ۷۲۲۳
عبدالکریم صاحب ولد کریم بخش صاحب دارالعلوم — ۹۹۸۳
دفعدار میجر غلام حسین صاحب کریام ضلع جالندھر — ۹۷۸۷
حسین بی بی صاحبہ زوجہ نور احمد صاحب لاہور — ۱۱۰۸۱
امۃ الوہاب صاحبہ بنت خدا بخش صاحب عرف موسن جی ربوہ — ۱۰۸۴۰
رضیہ بیگم صاحبہ بنت مستری نذر محمد صاحب لاہور — ۱۰۸۷۷
امۃ الحمید صاحبہ زوجہ عبدالحمید خانصاحب قادیان — ۱۰۸۵۶
زینب بی بی صاحبہ زوجہ فقیر محمد صاحب لاہور — ۱۱۰۸۲
فضل دین صاحب سٹھیالہ — ۷۴۹۶

امۃ الغفور صاحبہ زوجہ شیخ بہادر علی صاحب راجپورہ — ۹۸۰۹
طالع مند صاحب دولت پور ضلع شیخوپورہ — ۸۱۸۱
غوث محمد صاحب مانگٹ مزارعہ ضلع لدھیانہ — ۹۱۰۰
فضلدین صاحب ولد فوجدار خانصاحب دارالعلوم — ۸۴۶۰
امۃ المنان صاحبہ بنت بابو وزیر خانصاحب مرحوم قادیان — ۱۰۲۶۷
مرزا معین الدین صاحب ہیلاں ضلع گجرات — ۱۱۳۳۵
صدیقہ بیگم صاحبہ زوجہ سید اختر حسین صاحب قادیان — ۱۰۰۱۷
سیدہ سلیم اختر صاحبہ زوجہ سید نذیر احمد صاحبؓ — ۱۰۳۵۴
جنت بی بی صاحبہ بیوہ فضل الٰہی صاحب مرحوم لائلپور — ۱۰۸۵۷
فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ ملک تاج محمود صاحب بجکہ ضلع شاہ پور — ۹۰۷۰
خوشی محمد صاحب مونگ ضلع گجرات — ۱۱۲۴۶
قائم خانصاحب خان فتح حال مانگا چانگڑیاں ضلع سیالکوٹ — ۱۰۷۱۷
قاسم خانصاحب مالوکے — ۹۳۲۵
محمد حسین صاحب کھر پیڑ ضلع لاہور — ۸۴۶۸
قادر بخش صاحب " " — ۸۵۱۱
محمد علی صاحب " " — ۸۴۶۵
میاں جمال دین صاحب " " — ۸۴۴۷
امۃ اللطیف صاحبہ بنت عبدالواحد صاحب چنیوٹ — ۱۰۹۰۷
امۃ الکریم صاحبہ بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب لاہور — ۱۰۸۵۴
نعمت بی بی صاحبہ زوجہ سلطان احمد صاحب اسمٰعیلہ — ۱۱۲۳۸
مرزا جمیل بیگ صاحب پٹی — ۱۰۴۲۰
حاکم بی بی صاحبہ زوجہ اللہ بخش صاحب دھنی دیو چک ۳۳۲ لائلپور — ۷۸۱۷
محمد اسمٰعیل صاحب چک ۳۳۲ دھنی دیو لائلپور — ۱۱۷۰۰
حاکم بی بی صاحبہ زوجہ جیون صاحب چک ۳۳۲ دھنی دیو لائل پور۔ — ۷۸۱۸

پتہ جات مطلوب ہیں

براہ کرم مندرجہ ذیل اصحاب اپنے اپنے پتہ جات سے مجھے مطلع فرمائیں۔ ان حضرات سے اس کمیٹی کے بارے میں خط و کتابت کرنی ہے جو محلہ دار الرحمت میں بابا کریم بخش صاحب مرحوم کے مکان پر قائم کی گئی تھی۔

۱۔ محمودہ بیگم صاحبہ دوکاندار
۲۔ نذیر بیگم صاحبہ دوکاندار
۳۔ نواب بی بی اہلیہ خدا بخش صاحب بیکری والا
۴۔ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد انوار صاحب
۵۔ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ علم دین صاحب ڈرائیور
۶۔ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ خواجہ دین صاحب

(حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ اللہ دتا صاحب معرفت ضیاء الدین مہاجر ہمبڑ بال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

تعلیم الاسلام کالج کے ایک طالب علم کی وفات

ہوسٹل یونین کا آج ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت محترم چوہدری محمد علی صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل منعقد ہوا۔ جس میں صدر صاحب کی طرف سے حسب ذیل قرارداد پیش ہو کر متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

ہوسٹل یونین کا یہ اجلاس اپنے ایک سابقہ رکن خان بشیر احمد خاں صاحب مرحوم متعلم جماعت سیکنڈ ایر کی قبل از وقت وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کے لواحقین کے ساتھ اس صدمہ میں پوری طرح شریک ہے۔ نیز دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

نیز یہ بھی منظور ہوا کہ اس قرارداد کی ایک نقل اخبار الفضل میں اور ایک مرحوم کے والد بزرگوار کی خدمت میں ارسال کی جاوے (خاکسار رفیق احمد ساہی سیکرٹری فضل عمر ہوسٹل یونین لاہور)

۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء

منظم تبلیغ

ہر احمدی اس بات کو جانتا ہے کہ احمدیت ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے مسلمانوں میں حقیقی اتحاد قائم ہو سکتا ہے اور مسلمان تمام مصائب سے نجات پا سکتے ہیں۔ یہ کس قدر ظلم کی بات ہوگی کہ ہم مسلمانوں کی اس خستہ حالی کو دیکھ کر ان کے علاج کی کوشش نہ کریں اور ہم اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہم منظم طور پر تبلیغ کے لئے جدوجہد نہیں کرتے منظم تبلیغ کے لئے ضرورت ہے اس بات کی ہر مجلس خدام احمدیہ میں ایک سیکرٹری تبلیغ مقرر کیا جائے اور ایک مقررہ پروگرام کے ماتحت ہر مجلس کا ہر خادم تبلیغ میں حصہ لے اس لئے ہر مجلس ایک سیکرٹری تبلیغ مقرر کر کے مرکز کو اطلاع دے اور اپنے علاقہ میں منظم تبلیغ کی طرف توجہ کرے۔ (مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا ضروری جلسہ

لجنہ اماء اللہ لاہور کا ایک نہایت ضروری جلسہ ۱۲ اکتوبر بروز بدھ مسجد احمدیہ لاہور میں دس بجے صبح منعقد ہوگا جس میں تمام ممبرات وعہدہ داران کی شمولیت لازمی ہے۔ سب بہنیں وقت مقررہ پر بلا تاخیر پہنچ جائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

سانحہ ارتحال مرزا غلام رسول صاحب آف پشاور

"میرے والد بزرگوار مرزا غلام رسول صاحب آف پشاور ریٹائرڈ ریڈر جوڈیشل کمشنر پشاور صوبہ سرحد اچانک ذائدہ (اپنڈکس) کے پھٹ جانے کی وجہ سے پانچ اکتوبر کو صبح سوا پانچ بجے رحلت فرما گئے ہیں۔ آپ چونکہ موصی تھے۔ اس لئے نعش کو بطور امانت پشاور کے احمدیہ قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں اور یہ کہ ہم لوگوں کو اور باقی پسماندگان کو بھی اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

(مرزا منظور احمد ایم ایس سی پشاور)

درخواست دعا: میرے بھائی حافظ عبد الغفور صاحب کو ۲۴ ستمبر کو جہلم میں سائیکل کے تانگہ سے ٹکرا جانے سے بائیں پسلی پر شدید زخم آئے تھے اور حالت تشویشناک تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب حالت خطرہ سے باہر ہے۔ مگر ہنوز وہ ہسپتال میں ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت و شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار ابو العطا جالندھری)

---

۴ مرحوم قوم سادات عمر ۸۵ سال گوہالی پور منگھوڑہ ضلع کٹک اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ کل زمین پانچ گونٹھ جس کی مروجہ قیمت ۳۰۰/- روپے ہیں ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کی طرف سے جیب خرچ مبلغ ۱۸/-/- روپے ماہوار ملتا ہے۔ میں ان دونوں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد دستخط موصی سید مصباح الحق۔ گواہ شد:۔ سید فضل عمر کٹکی واقف زندگی۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۰۱۱ الف۔ میں سعیدہ بیگم زوجہ مولوی عطاء اللہ صاحب عمر ۲۱ سال ملازم انجمن سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے ۱/۲ تولہ زیورات طلائی ایک جوڑہ کانٹے و انگشتری قیمتی اندازاً ۱۵۰/- روپیہ۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں میں نے اپنے مہر کا کچھ حصہ اپنے خاوند سے وصول کر لیا تھا اور باقی کا مجھے صحیح علم نہیں۔ کیونکہ خاوند محترم آجکل درویشان قادیان کے زمرہ میں ہیں۔ اسلئے بقیہ رقم کے بارے میں علم حاصل کر کے اطلاع دوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ کروں تو وہ وصیت سے منہا سمجھی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ سعیدہ بیگم

گواہ شد:۔ شیخ شمس الدین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷

گواہ شد:۔ بشیر الدین احمد سکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۲۰۷۲ میں سید مصباح الحق عرف رسول بخش ولد سید غلام علی

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد اکبر صاحب بی اے (آنرز) ایل ایل بی۔ پی۔ سی۔ ایس سینئر سب جج بہادر شیخوپورہ

مقدمہ دیوانی ۱۹۰ ۱۸ سال ۱۹۴۹ء

دی پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ بمقام دی مال لاہور

بنام

(۱) فرم میسرز شیر سنگھ ٹہل سنگھ کمیشن ایجنٹ شیخوپورہ (۲) سردار شیر سنگھ ولد لالہ رام۔ (۳) سردار ٹہل سنگھ پسر سردار سادھا سنگھ کمیشن ایجنٹ شیخوپورہ حال مکان ۸۶/۱ محلہ مادرگیٹ کرنال

مدعا علیہم

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۲۵۰۰۰ روپیہ

ہرگاہ مدعا علیہم مذکورہ مدت تک سکونت ترک کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ معمولی طریق سے ان کی تعمیل سمن ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ مقررہ ۵/۱۱/۴۹ حاضر عدالت ہذا آکر پیروی دعوے اپنے مقدمہ نہ کریں گے تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۴/۹/۴۹ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

نوٹس

عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ آئندہ بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز پیر (دوشنبہ) کو اور بعد ازاں ۔ بی بی۔ ڈاؤن ڈیلی ایکسپریس سیالکوٹ سے لاہور تک مندرجہ ذیل تبدیل شدہ اوقات کے مطابق چلا کرے گی

سیالکوٹ (روانگی)	۸-۵۸	
وزیر آباد (آمد)	۱۹-۳ م	رات بھر قیام
(روانگی)	۴-۵ م	
گوجرانوالہ ٹاؤن (آمد)	۵-۲۰	
روانگی	۵-۲۲	
لاہور (آمد)	۶-۵۵	

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات متعلقہ سٹیشن ماسٹر سے دریافت کئے جا سکتے ہیں

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

برطانوی اخباروں میں پاکستان کی فوجی مشقوں کا تذکرہ

لندن ۸ ؍ اکتوبر۔ یہاں پاکستان کی مشترکہ فوجی مشقوں میں بہت دلچسپی لی جا رہی ہے جس میں برطانوی بحری اور فضائی دستے تعاون کر رہے ہیں۔ اخبار ان مشقوں کے متعلق خاص اطلاعات کا انتظام کر رہے ہیں۔ کم از کم ایک اخبار یعنی مانچسٹر گارڈین اپنا ایک نامہ نگار خصوصی کراچی روانہ کر رہا ہے اور یہ اس حقیقت کے باوجود ہے کہ پاکستانی روپیہ کی قیمت کم نہ ہونے کی وجہ سے اخراجات میں ۳۴ فیصدی اضافہ ہو جائے گا۔ (اسٹار)

پاکستان کے عسکری اتاشی کا عزم جرمنی

لنڈن ۸ ؍ اکتوبر۔ پاکستان کے عسکری اتاشی لیفٹننٹ کرنل حمید خاں اور الطاف قادر آج بذریعہ ہوائی جہاز سینی بیجر کے مقام پر مشترکہ فوجی مشقوں میں شرکت کرنے کے لئے جرمنی روانہ ہو گئے۔ ان مشقوں میں برطانیہ۔ امریکہ۔ فرانس۔ بلجیم اور ناروے کی فوجیں شامل ہیں۔ (اسٹار)

کمیونسٹ چین کو روسی امداد

ہانگ کانگ ۸ ؍ اکتوبر۔ چیکنگ سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل روشین ماؤزے تنگ کی نئی حکومت میں روسی سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ اس اعلان سے یہ خیال قوی ہو گیا ہے کہ چینی کمیونسٹوں کی فوجوں کو روسی مشیروں سے براہ راست امداد مل رہی ہے۔ یہ خیال شمالی چین سے موصولہ کثیر التعداد اطلاعات سے قوی ہو گیا تھا گو اس کی تصدیق نہ ہو سکی تھی

جنرل روشین کو چینی امور کا کافی علم ہے وہ فوجی اور سیاسی تجربہ کے ماہر ہیں۔ وہ پہلے چین میں فوجی اتاشی رہ چکے ہیں۔ (اسٹار)

ایٹمی دھماکہ کا اثر

لنڈن ۸ ؍ اکتوبر۔ برطانیہ کے موسمی ماہروں نے ۹ جولائی کو آسمان پر بعض علامات دیکھی تھیں۔ اب یقین کیا جا رہا ہے کہ وہ اس روز روسی ایٹم بم پھٹنے کی علامات تھیں۔ یہاں کی اطلاعات کے مطابق لنڈن کے قریب ماہرین موسمیات نے ۱/۲ ۱۰ اور ۱۱ بجے دن کے درمیان سورج کے گرد ایک ہالہ اور چار اور سورج دیکھے تھے۔ ان میں سے دو خوبصورت رنگوں کے تھے اور دو سفید۔

جن دوسرے مبصروں نے بھی یہی بات دیکھی تھی انہوں نے پانچ سورجوں کے درمیان عجیب حرکتوں کی اطلاع دی ہے۔ سائنسدانوں کے بیان کے مطابق اس سے بالائی فضا میں آواز کی لہروں کا راستہ ظاہر ہوتا ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران میں بھی اسی قسم کے واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی تھی جبکہ مغربی یورپ کے محاذ پر بھاری توپیں گولہ باری کر رہی تھیں اور بڑے بڑے بم پھٹ رہے تھے۔ ایک ماہر موسمیات کے بیان کے مطابق اگر اس روز ایٹم بم نہیں پھٹا تھا تو یہ ایٹمی دھماکہ کا اثر ضرور تھا (اسٹار)

لنڈن ۸ ؍ اکتوبر۔ برطانیہ کی ایک نئی ایجاد دیکھیے یہ آلہ ہے جو ہنگامی صورتِ حال کے موقعہ پر ہوائی جہاز کو ٹیلیفون کی مدد سے متنبہ کیا کرے گا۔ (اسٹار)

غلام محمد کل عازم کراچی ہوں گے

لنڈن ۸ ؍ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر مالیات غلام محمد کل رات یہاں پیرس سے آ گئے اور صبح اخباروں کا وہ ردعمل پڑھتے رہے۔ آج پاکستان ہاؤس جو گذشتہ پیر کے روز ہائی کمشنر ابراہیم رحمت اللہ کی سر اسٹیفرڈ کرپس کے اعزاز میں کی ہوئی دعوت کے موقعہ پر انہوں نے کی تھی۔ . . . .

ہفتہ کی صبح کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہونے سے قبل سر اسٹیفرڈ کرپس سے ملاقات کرنے کی توقع تھی۔ (اسٹار)

اطلاع

لاہور ۸ ؍ اکتوبر۔ لاہور کی منڈی میں گندم کی خفیف درآمد کے مدّنظر حکومتِ مغربی پنجاب نے اسے مقررہ منڈیوں کی فہرست سے اسے خارج کر دیا ہے۔

موٹروں پر ۹ لاکھ افراد کا انحصار

نیویارک ۸ ؍ اکتوبر۔ امریکہ میں ۹۰ لاکھ سے زیادہ افراد موٹریں استعمال کر کے بنا کر فروخت کر کے یا ان کی مرمت کر کے اپنی روزی کماتے ہیں۔ (اسٹار)

سوڈان میں امداد باہمی کی تحریک

قاہرہ ۸ ؍ اکتوبر۔ سوڈان میں ایک مضبوط بنیاد پر امداد باہمی کی تحریک کی تنظیم کرنے اور امداد باہمی کی سوسائٹیاں بنانے میں حکومت سوڈان کی مدد کرنے کے لئے مصری وزارت امور مجلسی کا ایک اعلیٰ افسر آئندہ ہفتہ خرطوم جائیگا۔ (اسٹار)

چاول کی اجارہ داری کی سکیم

لاہور ۸ ؍ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب کا ارادہ ہے کہ سال گذشتہ کی طرح آئندہ بھی چاول کی اجارہ داری کی سکیم کو جاری رکھا جائے۔ البتہ چاول اور دھان کی مختلف اقسام کی مقرر کردہ قیمتوں میں قریباً ۱۰ فیصدی کی کمی کر دی جائے گی۔ آئندہ تجاویز کی تفصیلات کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

مصری مشن کا عزم برطانیہ

لنڈن ۸ ؍ اکتوبر۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ اس ماہ مصر کا جو خیر سگالی مشن مصری وزارت دفاع کے انڈر سیکرٹری ڈاکٹر عبد الرحمٰن کی سرکردگی میں برطانیہ آ رہا ہے وہ جنگ کے بعد لنڈن آنے والے مشنوں میں انتہائی اہمیت کا حامل ہوگا

آزاد کئے گئے ممالک کے اشخاص یا کمپنیوں کے خلاف مطالبات

لاہور ۸ ؍ اکتوبر با طلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پاکستان کے جن اشخاص اور کمپنیوں کو جنگ عظیم کے نتیجہ کے طور پر یورپ یا مشرق بعید کی جنگ میں حصہ لینے والے یا آزاد کئے گئے ممالک کے اشخاص یا کمپنیوں کے خلاف اپنا کوئی مالی یا املاک کی مطالبہ ہو انہیں اپنا مطالبہ رجسٹرڈ کرانے کے لئے وزارت تجارت و تعمیرات (شعبۂ تجارت) چیف کورٹ بلڈنگ کراچی میں ۱۵ ؍ نومبر ۱۹۴۹ء سے پہلے درخواست دینی چاہیئے۔

جن پاکستانیوں نے برصغیر پاکستان و ہند کی تقسیم سے پہلے اپنے ایسے مطالبات ڈائرکٹر کمرشل انٹیلیجنس کلکتہ کے یہاں رجسٹرڈ کرا دیئے تھے۔ ان سے بھی درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان مطالبات کی تفصیلات اور اس تاریخ کی اطلاع جب ڈائرکٹر موصوف کے یہاں ان کی درخواست دی گئی تھی۔ شعبۂ تجارت کو بھیجدیں۔ مطالبہ کے سلسلہ میں ان قرضداروں اور اشخاص کے نام اور موجودہ پتہ جن پر یہ مطالبات واجب ہیں نیز مطالبہ کی تفصیلات یا املاک کی نوعیت، اس کی حقیقی یا اندازاً قیمت اور مطالبہ کرنیوالے کا نام اور موجودہ پتہ درج ہونا چاہیئے۔ اگر اس سلسلہ میں کوئی دستاویزی ثبوت موجود ہے تو اس کا بھی ذکر کر دینا چاہیئے۔ لیکن اس کو درخواست کے ساتھ منسلک نہ کرنا چاہیئے۔ اگر کسی شخص کے ایک سے زیادہ مطالبہ ہیں یا ایک سے زیادہ اشخاص یا ممالک پر ہیں۔ تو ہر مطالبہ کے لئے الگ الگ درخواست دینی چاہیئے

مطالبات کی رجسٹری سے یہ ضمانت نہ ہوگی کہ ان مطالبات کا مکمل یا جزوی تصفیہ ہو جائیگا اور حکومت کسی بقائے کی ادائیگی کی بھی کوئی ذمہ داری نہیں لیتی ہے۔

(وزارت تجارت و تعمیرات (شعبۂ تجارت۔ حکومت پاکستان)

موٹر گاڑیوں کا بیمہ

ان موٹر گاڑیوں کے علاوہ جو مرکزی اور صوبائی حکومتوں یا کسی پاکستانی ریاست یا مرکزی صوبائی اور ریاستی حکومتوں کے اجازت یافتہ مقامی حکام کے قبضہ میں ہوں، باقی تمام موٹر گاڑیوں کا تھرڈ پارٹی رسکس کا بیمہ کرانا موٹر گاڑیوں ایکٹ ۱۹۳۹ء کی دفعات کی رو سے لازمی ہے۔ مرکزی حکومت کو معلوم ہوا ہے کہ چند بیمہ کمپنیاں ایسی موٹر گاڑیوں کے لئے بیمہ کے سرٹیفکیٹ جاری کر رہی ہیں جو موٹر گاڑیوں کے ایکٹ کے مطابق نامکمل ہیں۔ موٹر گاڑیوں کے مالکان کے لئے اسبات کا یقین کرنا لازمی ہے کہ بیمہ کمپنیاں، ان کی ایسی گاڑیوں کے لئے پالیسیاں جاری نہ کریں جو ہر درجہ قانون کی ضروریات کے مطابق نہ ہوں ناقص پالیسیاں رکھنے کیوجہ سے وہ قانون کی زد میں آ سکتے ہیں عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قانون کی رو سے کسی ایک حادثہ کے سلسلے میں مختلف درجہ کی موٹر گاڑیوں کے لئے جو زیادہ سے زیادہ ذمہ داری ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

گاڑی کا درجہ	ذمہ داری کی حد
(۱) موٹر گاڑی جو مال لے جانے کیلئے استعمال کی جائے یا جسے مال لے جانے والی گاڑی کی شکل میں تبدیل کیا گیا ہو۔	کل ۲۰،۰۰۰ روپیہ
(۲) گاڑی جو کرایہ۔ انعام یا بشرائط ملازمت کیوجہ سے مسافروں کو پہنچانے کے لئے استعمال کیجائے	
(الف) کرایہ یا انعام کی وجہ سے پہنچائے جانیوالے مسافروں کے علاوہ دیگر اشخاص کے سلسلہ میں۔	۲۰،۰۰۰ روپیہ
(ب) مسافروں کے سلسلہ میں	کل ۲۰،۰۰۰ روپیہ
(۱) ایک واحد مسافر کے سلسلہ میں اگر گاڑی کا ڈرائیور کے علاوہ چھ یا اس سے کم مسافروں کو پہنچانے کے لئے رجسٹرڈ ہے۔	۴،۰۰۰ روپیہ فی مسافر
(۲) ایک واحد مسافر کے سلسلہ میں اگر گاڑی ڈرائیور کے علاوہ چھ سے زیادہ مسافروں کو پہنچانے کے لئے رجسٹرڈ ہے۔	۲،۰۰۰ روپیہ فی مسافر
(ج) کسی دوسری قسم کی موٹر گاڑی۔ جو رقم عائد ہو	

کراچی پورٹ ٹرسٹ کے سابق صدر کی وفات

لنڈن ۸ ؍ اکتوبر۔ فلیٹ ہنٹس میں ۷۰ سالہ مسٹر جان براؤن سڈنی ہقوبرن فوت ہو گئے۔ وہ ۲۱-۱۹۱۹ء کے دوران میں کراچی پورٹ ٹرسٹ کے چیئرمین رہے تھے۔ کراچی جانے سے قبل مسٹر ہقوبرن پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ ہندوستان بمبئی کے چیف انجنیئر اور عدن پورٹ ٹرسٹ کے چیئرمین رہ چکے تھے۔ (اسٹار)

کوئٹہ ۸ ؍ اکتوبر کل کل بلوچستان کے اخباری نمائندے ٹاؤن ہال سے باہر نکل آئے۔ جہاں گورنر جنرل قائداعظم کی تصویر کی نقاب کشائی کی رسم ادا کر رہے تھے۔ چونکہ ان کے خیال میں میونسپل حکام نے ان کے لئے جو نشستیں رکھیں تھیں وہ نامناسب اور توہین آمیز جگہ پر تھیں اسلئے انہوں نے یہ قدم اٹھایا۔ اسٹار